الحمد للہ رب العالمین واصلوۃ واسلام علی رسولہ الکریم امابعد

ساری تعریفیں اسی وحدہ لاشریک لہ کے لئے ہیں جو تمام عالمین کا پیدا کرنے والا ہے اللہ سبحانہ وتعالی نے اس ساری کائنات کو انسانوں کی خدمت کیلئے پیدا فرمایا ہے اور انسان وجنات وہ مخلوق ہے جسے اللہ نے اپنی عبادت اور معرفت کیلئے پیدا فرمایا ہے ارشاد باری ہے کہ ہمنے انسان وجنات کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا ہے (سورہ ذاریات پارہ ۲۷) حضرت انسان کے اندر اللہ تعالی نے بنیادی طور پر حق اور باطل ہدایت اور گمراہی دونوں رکھیں ہیں چنانچہ ارشاد خداوندی ہے پھر اسکے دل میں وہ بات ڈال دی جو اسکے لئے بدکاری کی ہے اور وہ جو اسکے لئے پرہیز گاری کی ہے (آسان ترجمہ قرآن جلد ۳ پارہ ۳۰ سورہ شمس آیت ۸) جاہلیت اور گمراہی کی صفت کو وجود میں لانے کے لئے محنت نہیں کرنی پڑتی بلکہ ہدایت کی محنت چھوڑنے پر وہ خود بخود وجود میں آجاتی ہے اور ہدایت کی صفت وجود میں لانے کیلئے محنت کرنی پڑتی ہے اسی ہدایت اور صراط مستقیم کی محنت کیلئے اللہ تعالی نے ہر زمانے اور ہر قوم میں انبیاء ورسل علیھم السّلام کو مبعوث فرمایا قرآن عظیم الشان میں حق عزوجل فرماتا ہے کہ ہر قوم کیلئے کوئی نہ کوئی ایسا آدمی ہوا جو ہدایت کا راستہ دکھائے (آسان ترجمہ قرآن جلد ۲ پارہ ۱۳ سورہ رعد آیت ۷) اس سلسلے میں سب سے پہلے اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو بھیجا پھر

تقریباً سوا لاکھ پیغمبران اسلام کو بھیج کر نبی آخر الزماں سیدنا محمدؐ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر نبوت ورسالت کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند کر دیا اللہ عزوجل نے ہر نبی کا تذکرہ اسکی بعثت کے بعد کیا مگر حضور کا تذکرہ حضور کی بعثت سے پہلے کیا روایات میں ہے علامہ ابن کثیر نے روایت نقل کی ہے جسکا خلاصہ ہے کہ ہر نبی کو اس بات کا پابند کیا گیا کہ تم حضور پر ایمان لاؤ اور اگر حضور کی بعثت تمہارے سامنے ہو تو انکی مدد کرو اور اپنی قوم کو بھی اس بات کی تاکید کرو (تاریخ ابنِ کثیر جلد ا) یہی نہیں بلکہ جتنی بھی کتابیں اللہ نے انبیاء کرام علیہم السّلام پر نازل فرمائیں ہیں چاہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفہ ہوں یا حضرت موسی اور عیسی علیہم السّلام پر نازل ہونے والی کتابیں ہوں سب ہی کتابوں میں اللہ عزوجل نے حضور علیہ السلام کا ذکر خیر کسی نہ کسی انداز میں ضرور فرمایا ہے ذیل میں کچھ جزویات پیش کئے جاتے ہیں

تورات وانجیل میں حضور کی علامات کا ذکر مبارک :- تورات وانجیل مشہور آسمان کتابیں ہیں ان کتابوں میں اللہ عزوجل نے حضور کی علامات کا ایسے واضح انداز میں ذکر کیا ہے کہ جسکی قرآن بھی تصدیق کرتی ہے

اے نبی ہمنے آپکو گواہی دینے والا خوشخبری اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے ہمنے آپکا نام متوکل رکھا ہے نہ آپ تند خو اور سنگدل ہیں نہ بازاروں میں شور وغل کرنے والے ہیں آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتے بلکہ معاف کر دیتے ہیں جب تک

دین کی لجی پوری نہ ہو اللہ اور لوگ کلمہ توحید کے قائل نہ ہوں اللہ آپکو فوت نہیں کریگا اللہ آپکے ذریعہ سے اندھے کو بصیرت اور بہروں کو قوت سماعت بخشیں گے اور دلوں کو منور اور مظلوموں کی حمایت کریں گیں انکے علاوہ حضور کا یوم پیدائش، ہجرت اور مہر نبوت وغیرہ کا بھی ذکر ملتا ہے (البدایہ والنہایہ جلد اول)

زبور میں امت محمدیہ کا تذکرہ:-

وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور میں وحی فرمائی کہ اے داؤد تیرے بعد ایک نبی آئیگا انکا نام محمد اور احمد ہو گا میں انسے ناراض نہیں ہونگا نہ وہ مجھے ناراض کرنے والا کام کرینگے میں نے انکے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دئے ہیں انکی امت مرحومہ اور رحمت یافتہ ہے میں نے انکی امت کو ان انعامات سے نوازہ ہے جو گزشتہ انبیاء کرام علیھم السّلام پر کئے تھے میں نے انکی امت پر وہ فرائض عائد کئے ہیں جو گزشتہ انبیاء ورسل پر کئے تھے یہاں تک کہ جب وہ قیامت کے دن میرے پاس آئیں گے تو انکا نور انبیاء کرام علیھم السّلام کے نور کی طرح ہو گا اے داؤد میں نے امت محمدیہ کو سب امتوں سے افضل قرار دیا ہے (البدایہ والنہایہ جلد اول)

حضور کی مدح خوانی ایک عیسائی مصنف کی زبانی:-

مائکل ہارٹ (Michal hart) ایک عیسائی مصنف ہے اسنے ایک کتاب دی

ہنڈریڈ(The hundred) لکھی اس کتاب میں اسنے سوایسی شخصیات کا تذکرہ کیاہے جو اسکی نظروں میں سب سے اعلی تھیں لیکن مصنف عیسائی ہونے کے باوجود اسنے پہلا استھان حضرت عیسی علیہ السلام کے بجائے سیدنا محمّد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیاہے اسکی وجہ بیان کرتے ہوئے وہ خود دی ہنڈریڈ کے صفحہ نمبر ۳ پر لکھتاہے He was the only man in history Who was supremely successfull on both the religious and secular lavel

کہ تاریخ میں وہ اکیلی شخصیت تھے جو مذہبی اور سیکولر نظام پر پوری طرح کامیاب ہوئے

نبی آخر الزماں اور ہندوازم:-

ہندو مذہب برصغیر کا وہ قدیم اور مشہور دھرم ہے جسکا دین حق ہونا اور جسکی کتابوں اور گرنتھوں کا آسمانی ہونا یقینی نہیں مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر خیر سے ہندو دھرم بھی خالی نہیں چنانچہ ہندو دھرم میں کل ویدوں کی تعداد ۱۱۳۱ ہے جنمیں چار وید رگ وید، اتھر وید، یجر وید اور سام وید بنیادی سمجھے جاتے ہیں باقی ۱۱۲۷ انہیں چار کی تفصیلات اور شروحات ہیں جمہور کے قول کے مطابق اصل وید صرف رگ وید ہے جسے تین یا چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے حضور کی عظمت شان دیکھئے کہ صرف رگ وید میں حضور کا ذکر نراشنس

(नाराशंस) کے نام سے تقریباً پندرہ یا سولہ مرتبہ مذکور ہے اور تقریباً آٹھ اشلوک اس سے شروع ہوتے ہیں اور یجروید میں تقریباً آدھا درجن کے قریب یہ لفظ ملتا ہے سام وید اور اتھروید بھی اس سے۔ خالی نہیں بلکہ سام وید کے ایک منتر میں براہ۔ راست لفظ احمد بھی آیا ہے अहमिधि पितु परिमेधमृतस्य जगृह अहं सूर्य इवजनि (محاضرات علمی بر موضوع ہندوازم سلسلہ نمبر ۴ ہندومت تصور رسالت صفحہ ۵۸)

انتم رشی اور نراشنس :-

جیسا کہ اوپر مذکور ہے کہ ویدوں میں حضور کا ذکر نراشنس کے نام سے موسوم ہے لفظ نراشنس کے معنی بھی وہی ہیں جو لفظ محمد اور احمد کے ہیں چنانچہ مفسرین لفظ محمد اور احمد کی ایک معنی یہ بھی بتاتے ہیں کہ وہ انسان جس کی خوب تعریف کی جائے جو خوب سراہا جائے اور نراشنس کے معنی بھی یہی ہیں کہ وہ انسان جسکی خوب تعریف کی جائے नाराशंस یعنی جسکی خوب पृशंसा کی جائے

نراشنس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر و پنڈت ویدپرکاش اپادھیائے اپنی کتاب انتم رشی اور نراشنس کے صفحہ نمبر ۵ پر لکھتے ہیں کہ یہ لفظ مرکب ہے تو لفظوں سے (नर + आशंस) नर کے معنی آدمی جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے آخری نبی انتم رشی آدمی ہی ہوگا کوئی دیو نہیں جیسا کہ بعض لوگوں نے پہلے تحریف کرنے کی کوشش کی اور आशंस کے معنی ہیں تعریف کیا ہوا

دونوں کے مجموعہ کا مطلب ہوا وہ آدمی جسکی خوب تعریف کی گئی ہو لہذا جو لوگ نراشنس کو دیو بتاتے ہیں وہ صریح غلطی پر ہیں (آپ اسلام کا دفاع کیسے کریں)

بھویشہ پران میں حضور اکرم کی پیشینگوئی:- بھویشہ پران ہندو مذہب کا ایک بنیادی گرنتھ ہے جسمیں حضور کی پیشینگوئی (भविष्यवाणी) کرتے ہوئے ذکر ہے کہ ایک ملیچھیا (نووارد) آنے والا ہے جسکی زبان سنسکرت نہیں ہو گی (عربی ہو گی) وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئیگا (جو صحابہ کہلائیں گے) اسکا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو گا راجہ بھوج اسکا استقبال یوں کریگا اے فخر بنی نوع انسان اے عرب کے رہنے والے دوسری جگہ چند اور علامات کا ذکر کرتے ہوئے مذکور ہے کہ میں اسے گوشت خور گروہ سے مضبوط کروں گا میرا پیروکار ختنہ شدہ ہو گا انکے سروں پر بالوں کی چوٹی نہیں ہو گی وہ داڑھی رکھین گے وہ انقلاب برپا کر دیں گے وہ عبادت کیلئے پکاریں گے (اذان دینگے) وہ تمام حلال جانوروں کا گوشت کھائیں گے (بھویشہ پران کھنڈ ۱۳۱ ادھیائے ۱۳ شلوک ۳ تا ۵ اور ۱۰ تا ۲۷)

کلکی پران میں حضور کے والدین اور ساتھیوں کا تذکرہ:- کلکی پران میں حضور اکرم کے والدین کا کا ذکر کچھ اس طرح ملتا ہے کہ اسکے باپ کا نام وشنویش (عبداللہ) ماں کا نام سموتی یا سوموتی (امن وشانتی کو پسند کرنے والی) ہو گا اسکے چار ساتھی (خلفاء اربعہ) اسکی مدد کریں گے اور جنگ کے دوران دیوتا (فرشتے) اسکی مدد کے لئے اتریں گے (کلکی پران باب ۲ منتر ۴، ۲، ۷)

اتھر وید میں حضور کی علو شان کا تذکرہ:-اتھر وید منڈل ۲ سوکت ۱۳۷ منتر ۲۰ میں حضور کی سواری اور ازواج مطہرات کا تذکرہ ایسے واضح انداز میں ہے کہ اسکا مصداق حضور کے سوائے کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا چنانچہ اتھر وید کہتا ہے

ऊष्ट्रा यस्य पृवाहजों वधुमनंतो द्विदर्श

کہ اسکی سواری اونٹ کی ہو گی اور اسکے بارہ بیویاں ہوں گی اس شلوک سے معلوم ہوتا ہے کہ انتم رشی معنی محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ایسے وقت میں ہو گی جب سواری کے لئے اونٹوں کے استعمال کا رواج ہو گا روایات میں ہے کہ حضور کے پاس سواری کی دو اونٹنیاں تھیں، ایک کا نام قصواء اور دوسری کا نام عضباء تھا، ہجرت کے وقت آپ قصواء پر سوار تھے اور حجۃ الوداع کا خطبہ بھی اسی پر سوار ہو کے دیا تھا۔ جہاں تک بیویوں کا سوال ہے محدثین کے تشریحات کے مطابق حضور کی گیارہ بیویاں (ازواج مطہرات) تو وہ تھیں جنسے آپنے باقاعدہ نکاح کیا اور بارہویں حضور کی وہ باندی تھیں جنکا نام ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا تھا جو آپ کے حرم میں ہونے کی وجہ سے آپکی بیوی کے مانند تھیں لہٰذا اس شلوک کا مصداق حضور کے سوا اور کوئی نظر نہیں آتا

رگ وید میں آپکی علو شان کا تذکرہ:-اس وید کے تعلق سے میں پہلی بھی عرض کر چکا ہوں کہ یہ وید ہندو دھرم کا بنیادی وید ہے اور اسمیں متعدد مرتبہ حضور کا تذکرہ مختلف انداز میں ملتا ہے انہیں منتروں میں ایک منتر سوکت نمبر ۱۳ منتر

نمبر ۳ بھی ہے

नाराशंस मिहपिय मस्यियज्ञे

یعنی نراشنس کی تعریف کی جائے گی اور وہ ساری دنیا کو محبوب ہوں گے یہ منتر گویا سورہ انشراح کی اس آیت کا خلاصہ ہے جسمیں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہمنے آپکی خاطر آپکا ذکر بلند کر دیا آپ دیکھیں گے شعائر اسلام میں جہاں بھی اللہ کا نام لیا جائیگا ساتھ میں رسول اللہ کا نام بھی ضرور لیا جائے گا چاہے وہ اذان و اقامت ہو یا تشہد ہو یہی نہیں قبر میں بھی ایمان باللہ کے بعد ہی ایمان بالرسالت کا سوال ہو گا جیسے اللہ اپنی خدائی میں وحدہ لاشریکِ ہے ایسے ہی مصطفی اپنی مصطفائی میں وحدہ لاشریک ہیں حتیٰ کہ سائنس دانوں کا ریسرچ ہے کہ اگر دنیا بھر کی ۲۶ گھنٹوں کی اذانوں کا حساب لگایا جائے تو ایک لمحہ اور ایک سکینڈ بھی ایسا نہیں گزرتا جسمیں اذان نہ ہو رہی ہو اور جب تک حضور کا نام نہ لیا جائے اس وقت تک اذان ادھوری اور ناقص مانی جائے گی_ اللہ نے اپنے حبیب کے نام کو اتنا بلند کیا کہ کوئی بھی سلیم الفطرت غیر مسلم بھی حضور کا نام بے ادبی سے نہیں لیتا اور بہت سے غیر مسلم مصنفین اور مؤرخین نے بھی حضور کی شان میں قصیدہ لکھے

حضور کی علو شان کے بارے میں غیر مسلم مؤرخین اور مصنفین کا موقف :- فتح مکہ کے موقع پر حضور نے جو تاریخی اور مثالی معافی کا اعلان فرمایا تھا اسکی تعریف کرتے ہوئے مسٹر ولیم ڈیڈ(Mr Williom dad)لکھتے ہیں کہ

حضرت محمد اپنے دائرۂ حکومت پر پورا اختیار رکھتے تھے لیکن پھر بھی دشمنوں کے مقابلہ میں آپ ہمیشہ نرمی اور انصاف سے کام لیتے تھے اور آپکا وہ کمال جو آپ نے فتح مکہ کے بعد مخالفوں کے حق میں ظاہر کیا اخلاق انسانی کا ایک حیرت انگیز کارنامہ ہے حضور کے اوپر ہونے والے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے سوامی برج نارائن جی (Swami Brij Narayan ji) کہتی ہیں کہ دنیا کے پیغمبروں اور اوتاروں میں سب سے زیادہ ناانصافی اور ظلم اگر کسی پر کیا گیا تو وہ رسول عربی محمد بن عبداللہ ہیں پھر آگے چل کر کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ جو ظلم پیغمبر اسلام پر کیا گیا وہ یہ تھا کہ آپ پر طرح طرح کے بہتان تراشے گئے اور طرح طرح کے الزام لگا کر آپکو وحشی خونخوار اور بے رحم دکھایا گیا مسٹر جارج سیل (Mr Jarg Sel) تو یہاں تک لکھتے ہیں کہ میں نے اپنی تحقیقات میں ایسا کوئی ثبوت نہیں پایا جس سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوئ رسالت میں شبہ ہو سکے یا انکی مقدس ذات پر مکر و فریب کا الزام لگایا جا سکیں_

یہی وہ حقائق ہیں جنکے بارے میں پنڈت۔ ویدپرکاش اپادھیائے لکھتے ہیں کہ میرا کام تو بات کو پہنچا دینا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جن احمد نام کی پیشینگوئی کی تھی اور وید ویاسی جی نے جن کلکی کا تفصیل سے ذکر کیا تھا انکی گواہی دینا میرا کام ہے عیسائی مانیں یا نہ مانیں لیکن جس دن ہندؤں کو یہ بات سمجھ میں آگئی وہ اسلام کو دین حق مانکر اسکو ضرور قبول کر لیں گے_

لیکن پچھلے چند سالوں سے جب سے ان فتنہ پرست لوگوں نے ملک میں قدم رکھا ہے ان کے مکر و فریب کے پردے نے ان حقائق کو اپنے پیچھے چھپا کر رکھا دیا ہے یہ فتنہ پرست چاہے پنڈت کہلاتے ہوں یا پھر کسی بھی دھرم کے دھرم گرو کہلاتے ہوں لیکن میری تحقیق کی مطابق یہ مذہب اور چوغہ کی آنڑ میں اپنی سیاست کی دکانیں چلانے کے چکر میں ہیں ان لوگوں کو دیگر مذاہب کا علم تو در کنار خود اپنے مذہب کا بھی علم نہیں ہے اگر علم ہوتا یہ ویدوں اور پرانوں کو جان نے والے ہوتے تو کبھی بھی مذہب اسلام پر اعتراض نہیں کرتے کیونکہ کوئ بھی مذہب دوسرے مذہب یا اس مذہب کے دھرم گرو اور رشی پر کیچڑ اچھالنے کی اجازت نہیں دیتا یہی وہ اصلی دہشت گرد ہیں جنھوں نے اپنی بیان و تقریر کے ذریعے سے ملک کے امن وامان کا ملیامیٹ کر رکھا ہے یہ کسی مندر کے پجاری نہیں بلکہ اپنے من اور حکومت کی پوجا کرنے والے ہیں اللہ تعالی ہمارے ملک اور ملک والوں کی ان غداروں اور مکاروں سے حفاظت فرمائے

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستان والوں
تمھاری داستاں بھی نہ ہو گی داستان والوں

تمت بالخیر

از قلم احقر العباد بندہ محمد امتیاز کاشفی
متعلم مدرسہ عربیہ کاشف العلوم مرکز مسجد شہر بازار لہرپور سیتاپور